ALL INDIA MUSLIM
PERSONAL LAW BOARD

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

Ref. No...............   Date. 28/03/2022

حجاب پر کرناٹک ہائی کورٹ کا فیصلہ شریعت میں مداخلت، بورڈ نے سپریم کورٹ میں اسے چیلنج کیا

مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ میں کئی اہم فیصلے

لکھنؤ: ۲۸/مارچ ۲۰۲۲ء

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کی ایک اہم میٹنگ ۲۷/مارچ ۲۰۲۲ء روز اتوار کو حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوئی، اس نشست میں کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کئی اہم فیصلے کئے گئے۔ اس اجلاس کی کارروائی جنرل سکریٹری بورڈ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے چلائی۔ آپ نے افتتاحی کلمات میں بورڈ کے ستائیسویں اجلاس کانپور سے ابتک کی سرگرمیوں کا خلاصہ پیش کیا، اس کے بعد حجاب کے تعلق سے کرناٹک ہائی کورٹ کے فیصلہ پر مجلس عاملہ میں تفصیل سے اظہار خیال ہوا۔ مجلس عاملہ کا احساس تھا کہ اڈوپی اسکول کی طالبات کے حجاب کے مسئلہ پر کورٹ کا فیصلہ نہ صرف یہ کہ دستور ہند کی دفعہ 15 (یعنی مذہب، نسل، جنس، ذات اور جائے پیدائش کی بنیاد پر تفریق و امتیاز کی نفی) کے خلاف ہے بلکہ دستور کی دفعہ 21,19,14 اور 25 کے بھی خلاف ہے۔ ملک کا دستور ملک کے ہر شہری کو اپنی شناخت اور وقار کے ساتھ جینے کا حق اور شخصی آزادی کا اختیار دیتا ہے۔ عاملہ کا احساس ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف شخصی آزادی کے منافی ہے بلکہ مذہبی و ثقافتی آزادی کے حق کو بھی سلب کرتا ہے۔

ارکان مجلس عاملہ نے اس بات پر بھی گہری تشویش ظاہر کی کہ یہ فیصلہ مسلم طالبات کی تعلیم کے حق کو بھی متاثر کرے گا۔ اس فیصلہ نے مسلم طالبات کے سامنے یہ سوال بھی کھڑا کر دیا ہے کہ وہ تعلیم اور حجاب میں سے کس کو ترجیح دیں۔ گو کہ اس فیصلہ کا تعلق اڈوپی (کرناٹک) اسکول کی طالبات کے شخصی حق اور مذہبی آزادی سے متعلق تھا۔ تاہم اب اسے کرناٹک کے تمام اسکولوں، جونیئر کالجوں اور بورڈ کے امتحانات تک وسیع کر دیا گیا جو انتہائی قابل مذمت اور شرمناک ہے۔

مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ ہائی کورٹ نے شخصی آزادی کے حق پر بات کرتے ہوئے یہ فیصلہ بھی دے دیا کہ حجاب اسلام کا لازمی جزء نہیں ہے۔ مجلس عاملہ نے اس پر اپنی شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا کہ "کیا اب عدالتیں یہ بھی طے کریں گی کہ کس مذہب میں کونسی چیز لازمی ہے اور کونسی چیز لازمی نہیں" ، مجلس عاملہ اس تعلق سے یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتی ہے کہ کس مذہب میں کونسی چیز لازمی ہے اور کونسی نہیں، یہ طے کرنے کا اختیار عدالتوں کو نہیں بلکہ اس مذہب کے علما اور اسکالرز کو ہے۔ اسی طرح دستور ہند کی روشنی میں ہر شخص کو یہ طے کرنے کا حق بھی ہے کہ اس کے مذہب نے اس کے لئے کونسی چیز لازمی کی ہے اور کونسی نہیں۔ بورڈ کی مجلس عاملہ کو اس پر بھی شدید اعتراض اور تشویش ہے کہ اب عدالتیں مقدس مذہبی کتابوں کی بھی من مانی تشریح کرنے لگی ہیں حالانکہ اس کا نہ انھیں اختیار ہے اور نہ ہی وہ اس کی اہل ہیں۔ کرناٹک ہائی کورٹ کے اس فیصلہ نے اس بات کا بھی اندیشہ پیدا کر دیا ہے کہ آئندہ دیگر مذہبی طبقات کی مذہبی پہچان جیسے پگڑی، صلیب اور بندی وغیرہ پر بھی پابندی لگا دی جائے۔

مجلس عاملہ نے بورڈ کے ذریعہ ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کی پرزور تائید کی اور اس پر بھی اطمینان کا اظہار کیا کہ بورڈ کی یہ پٹیشن دو خواتین ارکان کی طرف سے داخل کی گئی اور ایک پٹیشن خود بورڈ کی طرف سے داخل کی گئی ہے۔ مجلس عاملہ نے کرناٹک حکومت سے

76A/1, Main Market, Okhla Village, Jamia Nagar, New Delhi-110025
Mob.: 9910519871, Ph.: 011-26322991, 26314784, E-mail: aimplboard@gmail.com, Website : www.aimplboard.in

مطالبہ کیا کہ وہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے تک مسلم طالبات کو حجاب کے ساتھ اسکول میں آنے اور امتحان دینے سے نہ روکا جائے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ نے یونیفارم سول کوڈ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے اترا کھنڈ ریاستی اسمبلی کے ذریعہ ایکسپرٹ کمیٹی کے قیام کو بے وقت کی راگنی اور غیر دستوری عمل قرار دیا۔ عاملہ کا احساس ہے کہ بھارت جیسے کثیر مذہبی و کثیر تہذیبی ملک میں یکساں سول کوڈ کا مطالبہ کرنا دراصل مذہبی آزادی کے بنیادی حق پر تیشہ چلانے کے مترادف ہے۔ بھارت کے دستور نے ناگالینڈ اور میزورم کے ناگا اور کوکی قبائیلوں کو یہ تیقن دیا ہے کہ بھارت کی پارلیمنٹ کوئی ایسا قانون نہیں بنائے گی جو ان کی مذہبی وسماجی عادات اور رواجی قوانین کو منسوخ کردے۔ (دفعہ 371A اور 371G)

مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ یونیفارم سول کوڈ دراصل اقلیتوں کی مذہبی وثقافتی شناخت کو ختم کرنے کی جانب پہلا قدم ہے۔ مجلس عاملہ محسوس کرتی ہے کہ دراصل یہ ہندتوا کے اس بڑے ایجنڈے کا بنیادی حصہ ہے جس کے ذریعہ وہ ملک میں موجود الگ الگ مذہبی وثقافتی اکائیوں کو جبراً اکثریت کے مذہب وثقافت میں ضم کر دینا چاہتی ہیں۔ مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ کثرت میں وحدت ہی بھارت کی اصل طاقت اور پہچان ہے اور اس کو ختم کرنے کی بالواسطہ یا براہ راست ہر کوشش ملک میں انتشار اور بدامنی کو ہی ہوا دے گی۔ مجلس عاملہ کا احساس ہے کہ یہ ایک خطرناک رجحان ہے اور ملک کے تمام انصاف پسند لوگوں اور مذہبی اکائیوں کو اس کی شدت سے مخالفت کرنی چاہیے۔

مجلس عاملہ نے یہ طے کیا کہ بورڈ کی تمام کمیٹیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور ملکی سطح پر اسکی خدمات کو عام کرنے اور عوام تک بورڈ کا تعارف کرانے نیز تفہیم شریعت، دارالقضا اور اصلاح معاشرہ جیسی کمیٹیوں کو وسعت دینے پر تبادلہ خیال کے بعد اہم فیصلے کئے گئے وہیں یہ بھی طے کیا گیا کہ بورڈ کی ہر کمیٹی میں ارکان خواتین میں سے بھی خواتین کو شامل کیا جائے، سوشل میڈیا ڈیسک کی ابتک کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اسکو مزید مفید بنانے پر غور کیا گیا اور مناسب فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس میں مجلس عاملہ کے درج ذیل ارکان نے شرکت فرمائی اور مباحث میں بھرپور شرکت کی۔ بورڈ کے نائب صدور حضرت مولانا سید ارشد مدنی، مولانا ڈاکٹر علی محمد نقوی، امیر جماعت اسلامی جناب سید سعادت اللہ حسینی، بورڈ کے سکریٹریز مولانا محمد فضل الرحیم مجددی، مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی، خازن بورڈ جناب پروفیسر ریاض عمر نیز امیر شریعت کرناٹک مولانا صغیر احمد رشادی، مولانا عتیق احمد بستوی، جناب یوسف حاتم مچھالا، ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس، ایڈوکیٹ ایم آر شمشاد، ایڈوکیٹ حافظ رشید احمد چودھری، مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی، مولانا انیس الرحمن قاسمی، مولانا یسین علی عثمانی، جناب ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی، مولانا خالد رشید فرنگی محلی، مولانا مفتی احمد دیولا، مفتی محمد عبید اللہ اسعدی، مولانا عبدالعلیم قاسمی بھٹکلی، مولانا محمد یوسف علی، جناب طاہر ایم حکیم ایڈوکیٹ، جناب کمال فاروقی، الحاج جناب عارف مسعود، مولانا محمد سفیان قاسمی، محترمہ پروفیسر مونسہ بشریٰ عابدی، محترمہ ڈاکٹر اسماء زہرا، محترمہ عطیہ صدیقہ، محترمہ نگہت پروین خان غیرہ۔ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کے اختتامی کلمات اور دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

جاری کردہ

ڈاکٹر محمد وقار الدین لطیفی

آفس سکریٹری

All India Muslim Personal Law Board (New Delhi)

Karnataka High Court's verdict is interference in Muslim personal laws. Board to challenge it in the Supreme Court. AIMPLB in its working committee has taken several important decisions.

Lucknow, 28th March 2022.

AIMPLB in its working committee meeting after long deliberations has taken important decisions on several matters. The Meeting was presided by the President of the Board Ml. S. Mohd. Rabey Hasani Nadvi and the meeting was conducted by General Secretary Ml. Khalid Saifullah Rahmani. In his opening remarks, Ml. Khalid Saifullah Rahmani gave details of the activities of the board. After that, Members discussed in depth on the Hijab verdict pronounced by the Karnataka High Court. Members strongly felt that on the Hijab issue relating to the students of Udupi school the Court's verdict contradicted not only Article 15 of the constitution which prohibits discrimination of any form (based on religion, gender, caste, class or place of birth) but also contradicts Article 14,19,21 & 25 of the constitution. The constitution guarantees the right to identity and dignity and individual liberty to all the citizens. The members felt that this verdict is not just against individual freedom of the citizens, but also against religious and cultural freedom too.

Members expressed great concern that this verdict will greatly impact the education of the Muslim girl students. This verdict put the Muslim Girls in a dilemma to choose between hijab and education. Though this verdict was purely related to Udupi school students individual rights and freedom of religion, its implementation is thrust upon all schools, junior colleges and board examinations in Karnataka, which is highly condemnable and shameful.

Members felt that High court while discussing about individual rights has also pronounced verdict that hijab is not an essential practice in Islam. Members strongly expressed their concern and questioned the role of courts in the country to decide on what is essential or non essential practice in a religion and strongly opined that it is not in the jurisdiction of the courts to decide this but that of the ulemas and scholars, similarly the constitution gives every individual the right to choose whatever is essential/non essential in his/her religion. Committee members of the Board strongly criticized the courts for interpreting the holy scriptures as per their whims and fancies, while they are neither authorized nor capable of doing so. Karnataka High Court's verdict has also created apprehension that there can be ban on other religious symbols like turban, crucifix and bindi.

Working committee of the Board has strongly supported the decision of the board to challenge this verdict of Karnataka High Court in the Supreme Court. The members also appreciated that the petition was be filed by two women members of the Board. The Working Committee of the Board demanded the government of Karnataka to allow the Muslim students to attend classes and allow them to write exams in Hijab till the Supreme Court gives its Verdict.

Muslim Personal law Board working committee felt that just to create ground for Uniform Civil Code, the Uttarkhand state assembly has appointed an expert committee which is unconstitutional. The members believe that India is a multi religious, multicultural country and demanding a common civil code will put a question on the fundamental rights of religious freedom. Indian constitution has given special rights to the Naga and Kuki tribes of Nagaland and Mizoram under articles 371 A and 371 G and promised that no law will be imposed on them, which will interfere with their tribal customs and practices.

ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

Ref. No.............. Date.........................

Working committee felt that the Uniform Civil Code is being introduced as a first step to remove minorities religious and cultural identity. The committee also felt that the real motive behind this is to impose Hindutva ideology through which all minority religious and cultural groups can be forcefully assimilated in the majoritarian religion. Working committee strongly believes that Unity in diversity is the actual identity and strength of our nation and every single attempt to destroy it, will polarize and create unrest in the country. The Working Committee believes that this is a dangerous move and all just and religious entities should openly oppose it.

Apart from the above mentioned subjects the committee also charted out the area of work of every committee and decided to include women members in every committee. It was decided that reforming the society should include non-Muslims too, so that the responsibility to fulfill and build a better nation by enjoining good and forbidding evil can take place. Apart from this the Board will continue to give directions on all important religious matters to the Muslim community. A decision was taken to strengthen the Social Media desk of the Board. Discussion took place on how to make Women Wing strong and a committee was appointed to frame its rules and regulations. Board has taken important decisions for reforming society and for the spread of right interpretation of Muslim personal laws and to improve the working of various committees. Them members also felt that the number of Muslim organisations and Board member representatives should increase and conveners should be appointed at the state level too.

The following members attended the meeting and actively participated in the discussion. Vice President of the Board Ml. Syed Arshad Madani, Dr. Syed Ali Mohammad Naqvi, Ameer Jamaat e Islami Syed Sadatullah Husaini. Secretary of the Board Ml. Mohd. Fazlur Raheem Mujaddedi, Ml. Md Umrain Mahfooz Rahmani, treasurer Prof. Riaz Umar. Also Ameer Shariat Karnataka Ml. Sagheer Ahmed Rashadi, Ml. Ateeque Ahmad Bastawi, Mr. Yusuf Hatim Muchhala Advocate, Dr. Syed Qasim Rasool Ilyas, Mr. M.R. Shamshad, Advocate, Hafiz Rasheed Ahmad Chaudhari Adv., Ml. S. Bilal Abdul Hai Hasani Nadvi, Ml. Anisur Rahman Qasmi, Ml. Yasin Ali Usmani, Dr. Zahir I. Kazi, Ml. Mufti Ahmed Devlavi, Ml. Md. Obaidullah Asadi, Ml. Abdul Aleem Qasmi Bhatkali, Ml. Md. Yoosuf Ali, Ml. Khalid Rashid Farangi Mahli, Jb. Muhammad Tahir M Hakim Advocat, Mr. Kamal Faruqui, Jb. Alhaj Arif Masood, Ml. Md. Sufyan Qasmi, Mrs. Dr. Asma Zohra, Mrs. Atiya Siddiqua, Mrs. Prof. Moonesa Bushra Abdi, Mrs. Nighat Praveen Khan.

Meeting was concluded after the remarks and Dua of Ml. S. Mohd. Rabey Hasani Nadvi.

Issued by

Dr. Mohd. Vaquar Uddin Latifi
Office Secretary

All India Muslim Personal Law Board (New Delhi)

76A/1, Main Market, Okhla Village, Jamia Nagar, New Delhi-110025
Mob.: 9910519871, Ph.: 011-26322991, 26314784, E-mail: aimplboard@gmail.com, Website : www.aimplboard.in